پاکستان: کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم تجویز کی گئی ہے۔

شریعت اسلامیہ کی رُو سے مسلمان مردوں کو "اہل کتاب" خواتین سے شادی کی اجازت حاصل ہے۔ اس پس منظر میں اسلامی نظریاتی کونسل نے کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم تجویز کی ہے۔ "وفاقی شرعی عدالت نے اسلامی نظریاتی کونسل کے مؤقف سے اتفاق کرتے ہوئے وفاقی حکومت کو ہدایت کی ہے کہ اس قانون میں ترمیم کی جائے۔" ذمہ دار ذرائع کے مطابق "ترمیمی مسوّدہ تیار کر لیا گیا ہے۔" (روزنامہ جنگ، لاہور - ۶ مارچ ۱۹۹۳ء)

"ہم نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی لیول پر پریشر بلڈ اپ کرنے میں بے حد کامیاب رہے" - فادر جیمز چنن

[ڈومینکن برادری کے وائس پراونشل ریورنڈ جیمز چنن پاپائے روم کے پاکستانی مشیر ہیں۔ پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" نے ان کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اپنی زندگی، سرگرمیوں اور مسیحی برادری کے مسائل پر اظہار خیال کیا ہے۔ ذیل میں ان کے انٹرویو کے چند حصے پیش کیے جاتے ہیں جو مسلم - مسیحی تعلقات کے حوالے سے اہم ہیں۔ مدیر]

ریورنڈ جیمز چنن نے بین المذاہب مکالمے کی اہمیت اور ضرورت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "بے چینی اور سیاسی انتشار کے اس زمانے میں ہمیں مثبت سوچ کو فروغ دینے کی ضرورت ہے اور یہ مناظرے سے نہیں بلکہ مکالمے کے ذریعے ممکن ہے اور انٹر ریلیجس ڈائیلاگ اسی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ زیادہ سے زیادہ غلط فہمیوں کو دور کیا جائے اور باہمی اختلافات کو دور کر کے ایک برادرانہ فضا کو فروغ دیا جا سکے جو کہ وسیع تر قومی مفاد میں ہو۔ اب جہاں مختلف مذاہب میں بہت سے اختلافات ہیں تو بہت ساری مشترکہ چیزیں بھی پائی جاتی ہیں جیسے ایک خدا پر یقین رکھنا، قیامت کا شعور، اجر اور جزاء کا تصور، انسانیت کی فلاح و بہبود وغیرہ، تو اسی طرح ہم کم از کم مشترکہ چیزوں کے فروغ کے لیے تو مل جل کر کام کر سکتے ہیں جیسے انسانیت کی فلاح و بہبود اور ہم اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں لیکن ابھی مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک میری رائے ہے تو میں تو یہ کہتا ہوں کہ مکالمہ صرف Specialists کے درمیان ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ تمام لوگوں کی شمولیت کی بنیادی سطح پر بڑی ضرورت ہے اور اس کا دائرہ کار بڑے